سلامی عہد میں اسپین کی علمی و تاریخی کیفیت

(۳)

جناب محمد علی جوہر، ریسرچ اسکالر شعبۂ اردو مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

...رھویں صدی کے آخر میں مسلمانوں کی حکومت اسپین سے مکمل ... ختم ہو گئی ...کے سو سال بعد تک ان کی تہذیب پورے طور پر یہاں ... ... کہ یہاں ... تہذیب کے باقی ماندہ اثرات دیکھے جا سکتے ہیں مثلاً اسپانی زبان میں ہزاروں ... ... زبان کے موجود ہیں بلکہ یہ الفاظ یورپ کی دوسری زبانوں میں بھی ... گئے ... مزید تحقیق کی سان پر چڑھ کر یہ الفاظ اپنی حقیقت آشکار کر رہے ... ... کے رسم و رواج ... کے بعض اجزاء کو آج بھی اسپین کی ... جا سکتا ہے۔

... ترقی اور حکومت ... کا عروج محض فتوحات یا کثرت ... اگر فوجی قوت یا سیاسی اقتدار سے قوموں کی ترقی ہوا تو چنگیز ... ہوئے۔ قومی ترقی ہمیشہ تہذیب و تمدن ... علوم و فنون اور ... ہے۔ مسلمانوں کی ابتدائی فتوحات کے ساتھ ساتھ اگر علوم و ... و ثقافت ... کوششوں کا ذہن نہ پہنچا تو یہ فتوحات

ہرگز دیر پا ثابت نہ ہوئیں اور دین واخلاق اور اخلاص و احسان کی خوبیاں اس پر مستزاد ہیں جس نے ایک مکمل صالح اور پرکشش نظام زندگی عطا کی، جس سے اغیار بھی ان کی قدر دانی پر مجبور ہوئے اور اسی سے ان میں وہ وسیع النظری بھی پیدا ہوئی جس کی وجہ سے غیر اقوام کو ان کے علوم وفنون اور تہذیب واخلاق سے آزادانہ خوشہ چینی کا موقع ملا۔

اسپین میں علماء، حکماء اور صلحاء کے درس وافادے کی جو مسند بچھائی گئی تھی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دسویں صدی عیسوی تک ہسپانیہ کے ہر شہر میں مدرسے، کالج، کتب خانے عام ہو چکے تھے۔ عربی کتابوں کی دکانیں کوچے کوچے میں نظر آتی تھیں۔ بڑے شہروں اشبیلیہ، طلیطلہ، غرناطہ اور قرطبہ میں بڑے بڑے کالج تھے جن میں جامعہ قرطبہ کو مرکزی یونیورسٹی کی حیثیت حاصل تھی جہاں انگلینڈ، فرانس، اٹلی، جرمنی وغیرہ سے آکر طلبہ داخلہ لیتے اور عربی زبان سیکھتے۔ عرب عہد عباسیہ میں ہمہ جہت علمی ترقیوں کا منبع ومرکز بن چکا تھا۔ یہاں قدیم یونانی علوم کو ہی منتقل نہیں کیا گیا تھا بلکہ ہندستان سے سنسکرت کے عالم اور ریاضی دانوں کو بلا کر علم کی ایک ایک شاخ کو مکمل کر لیا گیا تھا۔

بعد میں اس سرمایہ میں اضافہ ہی ہوتا گیا اور اپنی پوری شان وشوکت اور آن وبان کے ساتھ یہ سرمایہ اسپین پہونچا تھا۔ اسپین کے مدارس اور جامعہ قرطبہ کے ان طلبہ کے ذریعہ یہ سرمایہ حسب ضرورت یورپ کے ممالک کو منتقل ہوا۔ اسلامی دنیا میں بغداد کے بعد دوسرا علمی مرکز قرطبہ تھا۔ محدود صفحات میں ہم ان تمام علوم وفنون کا مختصر ذکر بھی نہیں کر سکتے جو مسلم اسپین میں اشاعت پذیر ہوئے۔ ذیل میں ہم صرف خاص خاص علوم کا اجمالی ذکر کرتے ہیں تاکہ مسلم ہسپانیہ یا اندلس کی علمی کاوشوں کے وسیع دائرے کا کچھ نہ کچھ اندازہ لگایا جا سکے۔

۱۔ فلسفہ:

فلسفے کے میدان میں اسپین کے مسلمانوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسلامی فلسفے کی تاریخ میں اگر اندلس کے مسلم فلسفیوں کو شامل نہ کیا جائے تو اسلامی تاریخ ادھوری اور نامکمل رہ جائے گی۔ اس میدان میں خاص طور پر ابن رشد، ابن طفیل اور ابن باجہ کے نام زیادہ اہم ہیں اور ان میں بھی خاص طور پر پہلے دو نام ہیں۔ ابن رشد کی شہرت ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ ابن رشد کا تعلق بارہویں صدی عیسوی سے ہے۔ فلسفے میں ان کا اہم کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے ارسطو کی کتابوں پر تنقید کی اور بہت سی غلطیوں کی اصلاح بھی کی۔ ارسطو کی بعض کتابیں ابن رشد کی تنقید کے ذریعہ سے ہم تک پہونچی ہیں۔ اس تنقید کے علاوہ ابن رشد کا اہم کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے یونانی فلسفے کو اسلامی عقائد سے ہم آہنگ کرنے کی بھی کوشش کی۔ سولہویں صدی کے آخر تک ابن رشد کے فلسفہ کی کتابیں یورپ کی یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی تھیں۔ امام غزالی نے گیارہویں صدی میں یونانی فلسفے کے دفاع میں امام غزالی کی کتاب کا جواب لکھا۔ ابن رشد نے ایک طبیب کی حیثیت سے بھی بڑا نام پایا اور شاہی طبیب کا درجہ حاصل کیا لیکن اپنے فلسفیانہ خیالات کی وجہ سے زندگی کے آخر میں ان کو بہت پریشانی اٹھانی پڑی۔

ابن طفیل:

ابن طفیل کا تعلق بھی بارہویں صدی سے ہے۔ ابن رشد کے ساتھ ان کا تعلق استاد کے علاوہ دوست جیسا بھی رہا۔ بلکہ ابن رشد کی ترقی کا ذریعہ بھی یہی بنے تھے۔ مسلم فلسفیوں میں ان کا مقام بلند ہے اگرچہ ابن رشد کے مقام تک نہیں

پہنچے۔ انھوں نے بھی اسلامی فکر اور یونانی فلسفے کے درمیان مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ ان کا اہم کارنامہ وہ کتاب ہے جس میں انھوں نے اپنے فلسفے کو ایک ایسے شخص کی زندگی کی صورت میں پیش کیا ہے جو ایک ویران جزیرے میں اکیلا پرورش پاتا ہے۔ اور ہر چیز کو آہستہ آہستہ خود اپنے تجربے اور دماغ سے سیکھتا اور سمجھتا ہے اور یہاں تک کہ ایک بڑا فلسفی بن جاتا ہے۔ اس کتاب کا نام "حی بن یقظان" ہے۔

ابن باجہ:

ابن باجہ پانچویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصلی نام محمد تھا۔ ابتدائی زندگی شاعری میں گذاری۔ انھوں نے ایک مرتبہ ابوبکر یعنی ابراہیم سرقسطی کی مدح میں ایک قصیدہ بھی لکھا تھا اس پر امیر نے خوش ہوکر ان کو اپنا وزیر بنالیا۔ ۵۱۲ھ میں ابن باجہ اپنا وطن چھوڑ کر مختلف شہروں میں گھومتے ہوئے مراکش پہنچے۔ وہاں کے بادشاہ یوسف بن تاشقین نے انھیں اپنے دربار میں وزیر بنالیا اور تقریباً بیس سال تک اس عہدے پر فائز رہے۔ ابن باجہ نے جوانی کے عالم میں ۵۳۳ھ میں شہر فاس میں انتقال کیا اور وہیں دفن کئے گئے۔ ابن باجہ بہت بڑے فلاسفر اور ادیب تھے۔ صرف ہیئت میں بھی انھیں مہارت تھی۔ وہ فلسفے کے اتنے زبردست عالم تھے کہ جلال الدین سیوطی نے فلسفے میں مغرب کا ابن سینا تسلیم کیا ہے۔ اس کے علاوہ ابن باجہ نے منطق اور ریاضی پر بھی کتابیں لکھیں۔

تاریخ:

تاریخ کے میدان میں سب سے اہم نام ابن خطیب اور ابن خلدون کا ہے۔

ں کا تعلق اسپین کی مسلم حکومت کے اس آخری دور سے ہے جبکہ صرف غرناطہ
ندلس کی حکومت رہ گئی تھی۔ دونوں نے غرناطہ کے دربار سے بلند مقام حاصل
زیں بھی رہنے لیکن آپس کے اختلاف کی وجہ سے ابن خلدون غرناطہ کے دربار
نے پر مجبور ہو گئے۔ ابن خلدون نے بعد کی زندگی شمالی افریقہ اور مصر میں
اہ مصر کے سفیر بن کر تاتاری بادشاہ تیمور سے صلح کی بات چیت کرنے گئے۔
عکس ابن خطیب نے اپنی زندگی غرناطہ میں ہی پوری کی۔

امہ ابن حزم نے مذہبوں کی تاریخ میں ایک نہایت زبردست کتاب لکھی،
سلام، عیسائیت، یہودیت کی تاریخ کے ساتھ اسلام کے اندر پیدا ہونے
ف فرقوں کی تاریخ بھی شامل ہے۔ یہ اس موضوع پر پہلی قابل ذکر کتاب
س کے علاوہ تاریخ کے میدان میں سب سے اہم کارنامہ ابن خلدون کا ہے۔
نے ساری دنیا کی تاریخ اور خاص طور پر شمالی افریقہ کی بربری قوم کی مکمل
ت عمدہ لکھی ہے۔

ن خلدون کی سب سے مشہور کتاب عرب اور بربر قوموں کی تاریخ ہے لیکن
ب سے بھی زیادہ مشہور کتاب کا مقدمہ ہے۔ یہ مقدمہ فلسفۂ تاریخ پر
س کو آج عمرانیات (SOCIOLOGY) کی پہلی کتاب اور ابن خلدون
ن کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ ابن خلدون دنیا کے وہ پہلے شخص ہیں جنھوں
مقدمہ میں قوموں کے عروج و زوال کے اسباب پر روشنی ڈالی
اہمیت سے کسی کو انکار نہیں۔ ابن خلدون شاعر بھی تھے اور ادیب بھی
لکہ عرض کیا گیا تاریخ کے میدان میں ان کی شخصیت زیادہ اہم اور حیثیت
نہ ہے۔ ان کا کارنامہ غرناطہ کی وہ تاریخ ہے جو اپنے موضوع پر آج تک
بے نظیر کتاب ہے۔

علم طب:

طب بالخصوص جڑی بوٹیوں کی تحقیق میں مسلم اسپین کا حصہ بہت زیادہ اہم ہے اور اس میدان میں سب سے اہم نام ابن زہر اور ان کے خاندان کا ہے جن میں چھ نسلوں تک بڑے بڑے طبیب اور حکیم پیدا ہوتے رہے اور اسی کے ساتھ ہی ابن رشد کا نام بھی آتا ہے۔ ابن رشد فلسفی ہونے کے علاوہ زبردست طبیب بھی تھے اور خاندان زہر کے ساتھ مل کر علاوہ ابن رشد نے فن طب کی کلیات لکھی یعنی وہ کتاب جس میں علاج کے اصولوں پر اور امراض کی قسموں پر نظریاتی طور پر تفصیل سے بحث کی ہے اور ساتھ ہی مختلف بیماریوں کی دوائیں اور ان دواؤں کی خصوصیات کو بھی تفصیل سے لکھا ہے۔ اس میں انھوں نے جڑی بوٹیوں کے میدان میں ابن زہر کے تجربے سے بہت فائدہ اٹھایا جنھوں نے سیکڑوں نئی جڑی بوٹیاں دریافت کیں۔ تجربے سے ان کی خصوصیات معلوم کیں اور بتایا کہ کن بیماریوں میں اور کس طرح یہ بوٹیاں مفید ہیں اور ان جڑی بوٹیوں کے نام بھی انھوں نے رکھے تھے۔ خود ابن طفیل بھی اسپین کے بڑے طبیب تھے لیکن علم طب میں ان کی تحریر نہیں ملتی۔

ادب:

مسلم اسپین میں عربی ادب اور شاعری کو بھی فروغ ملا۔ عربی شاعری میں بعض نئی قسموں کا بھی اضافہ ہوا۔ اسپین کے مسلم زعماء اور عام مسلمان ہی نہیں بلکہ بادشاہوں نے بھی گہری دلچسپی لی۔ زجل اور موشحات اسپین کی عربی شاعری کی اہم اصناف ہیں جو یہاں پیدا ہوئیں۔

اسپین میں بنو امیہ کی حکومت کے پہلے ادیب عبدالرحمٰن الداخل کا شمار اچھے شاعروں میں ہوتا تھا اور اس کے بعد کے مسلمان حکمرانوں میں ہشام، حکم، عبدالرحمٰن سوم وغیرہ بھی بیشتر اچھے شاعر تھے۔ بنو امیہ کے زوال کے بعد اشبیلیہ کے عبادی خاندان کے بادشاہ معتمد کو اسپین کے بڑے شاعروں میں سمجھا جاتا تھا اور اس کے بھی بہت سے اشعار محفوظ ہیں۔

اس دور کا سب سے بڑا شاعر ابن زیدون خیال کیا جاتا ہے۔ ابن زیدون نے زیادہ تر موشحات کی صورت میں شاعری کی ہے۔ اس کے اشعار بڑے سادہ اور پرتاثیر ہوتے ہیں اور اس کے زیادہ تر شعروں کا تعلق اس کی محبوبہ ولّادہ سے ہے۔ جو بنو امیہ کے آخری دور سے تعلق رکھنے والے ایک خلیفہ کی بیٹی تھی اگرچہ یہ دونوں آپس میں گہری محبت رکھتے تھے لیکن مختلف وجوہ سے اس کی شادی نہیں ہو سکی۔ ابن زیدون خلیفہ مستکفی کے دربار میں وزیر تھے اور بنو امیہ کی حکومت ختم ہونے کے بعد اشبیلیہ کے بادشاہ ابن عباد کے دربار میں فوج کے سپہ سالار تھے۔ اس کے بعد کی زندگی اشبیلیہ میں گزار دی۔

فرانس اور انگلینڈ جو جہالت کے شکار تھے۔ وہاں کے طلبا اسپین کی جامعات سے علوم و فنون کی سندیں حاصل کرنے کی بدولت اپنے ملکوں کی نشاۃ ثانیہ کا سبب بن سکے۔ انگلینڈ شاعر چاسر کے عہد میں یہ فیضان عام ہو چکا تھا۔ چنانچہ مغرب میں چودھویں اور پندرھویں صدی میں رونما ہونے والی نشاۃ ثانیہ کے لئے جس نے محرکِ اول کا کام کیا وہ دراصل اسپین کے ہی اسلامی مدارس تھے اور یورپ کی تمام علمی و ادبی ترقیوں کا سہرا بجا طور پر اسپین کے مسلم حکمرانوں کے سر بندھتا ہے۔ بالفاظ دیگر یورپ اگر اسپینی مسلمانوں کے علوم سے استفادہ نہ کرتا تو آج سینکڑوں سال پیچھے ہوتا۔

گو اسپین میں مسلمانوں کی حکومت نہیں ہے لیکن علم و ہنر کے اسپین کی تہذیب و تمدن اور علمی فتوحات کے تابندہ نقوش اب بھی اسلامی تاریخ کے صفحات کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

بوئے یمن آج بھی اس کی ہواؤں میں ہے
رنگِ حجاز آج بھی اس کی نواؤں میں ہے

ماخذ:

اس مضمون کی تیاری میں جو کتابیں زیرِ مطالعہ رہیں وہ حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ "تاریخ اندلس" مولانا سید ریاست علی ندوی

۲۔ "اخبار مجموعہ" اسلامی اندلس کی ایک جامع عربی تاریخ۔ مولوی ذکی [illegible]

۳۔ "اخبار الاندلس" جلش محمد خلیل الرحمٰن صاحب

۴۔ "مسلمان اندلس میں" رشید اختر ندوی

۵۔ "دولتِ ہسپانیہ عرب" مرتبہ شمیم انہولوی

۶۔ A POLITICAL HISTORY OF MUSLIM SPAIN
BY S.M. IMAMUDDIN

۷۔ SPANISH ISLAM, A HISTORY OF THE MUSLIMS IN SPAIN.
BY REINHART DOZY

۸۔ A LITERARY HISTORY OF THE ARABS
BY REYNOLD NECHOLSON